حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ابراہیمی شان

ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ۔ (ھود ع ۱۲) کہ آپ نہایت بردبار اور دردمند دل رکھتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف بار بار جھکتے تھے۔ بائیبل میں لکھا ہے۔ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو معلوم ہوا۔ کہ لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب آنے والا ہے تو وہ خدا کے حضور جھک گئے۔ اور انہوں نے عرض کیا۔ کہ اے خدا کیا تو نیک کو بد کے ساتھ ہلاک کرے گا۔ شاید پچاس صادق اس شہر میں ہوں۔ کیا تو ان پچاس صادقوں کی خاطر جو اس کے درمیان ہیں۔ اس مقام کو نہ چھوڑے گا۔ ایسا کرنا تجھ سے بعید ہے کہ نیک کو بد کے ساتھ مار ڈالے اور نیک بد کے برابر ہو جائیں۔ خدا نے کہا۔ اے ابراہیم اگر میں سدوم شہر کے درمیان پچاس صادق بھی پاؤں۔ تو میں ان کے واسطے تمام شہر کو معاف کر دوں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا۔ شاید اس میں پانچ کم ہوں۔ کیا ان پانچ کے واسطے تو تمام شہر کو تباہ کر دے گا۔ خدا نے کہا۔ اگر ۴۵ صادق پاؤں تو بھی اسے نیست نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ شاید اس میں چالیس ہوں۔ خدا نے کہا۔ کہ میں چالیس کے واسطے بھی ہلاک نہ کروں گا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام ۴۰ سے ۳۰ اور ۳۰ سے ۲۰۔ اور ۲۰ سے ۱۰ تک پہونچے اور نہایت منت اور عاجزی سے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کو تباہی اور عذاب سے بچانے کے لئے دعا کرتے رہے۔ جب معلوم ہوا۔ کہ اس شہر میں دس صادق بھی نہیں۔ تو خاموش ہو گئے۔ (پیدائش باب ۱۸)

قرآن کریم میں جہاں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی تباہی کا ذکر ہے۔ وہاں لکھا ہے فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہ اس بستی میں مسلمان اور خدا کے احکام ماننے والوں کا صرف ایک ہی گھر تھا۔ باقی سب نافرمان اور سرکش تھے۔ اس لئے تباہ و برباد کئے گئے۔ اور جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا کے مصداق ہوئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اس زمانہ کا ابراہیم کہا گیا ہے۔ چنانچہ آپ کے الہامات میں سے ہے۔ فَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى (تذکرہ صفحہ ۵۸۶) اور حضور علیہ السلام کی پیشگوئیوں میں جہاں سخت تباہ کن زلزلوں اور عذابوں کی خبر دی گئی ہے۔ وہاں غافل اور سونے والے لوگوں کو جگایا بھی گیا ہے۔ اور اپنے دل کی بیتابی کا حضور نے متعدد بار اظہار کیا ہے۔ تاکہ یہ ثابت ہو۔ کہ اس زمانہ کا ابراہیم بھی ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ کی طرح بہت دردمند دل رکھنے والا ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں:-

گرآں چیزے کہ مے بینم عزیزاں نیز دیدندے
ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خونبارے

اسی طرح حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:-

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو۔ کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں۔ سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا۔ وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"

ان حوالہ جات کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حضرت ابراہیمؑ کی طرح اوّاہ اور منیب ہونا اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ آپ نے اپنی ساری زندگی بنی نوع انسان کی خدمت میں صرف کر دی اور انہیں خدائی عذابوں سے محفوظ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اور یہ بات خدا کی شہادت سے ثابت ہے چنانچہ آپ کا الہام ہے۔ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا (تذکرہ صفحہ ۷۹) کہ اے لوگو۔ تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے اور خدائی عذاب میں مبتلا ہوا چاہتے تھے۔ کہ خدا نے اپنا مامور بھیجکر تمہیں اس آگ سے نجات دی۔ آپ کے اندر بنی نوع انسان کی ہمدردی جس قدر کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اس کا اظہار اس الہام سے ہوتا ہے۔ کہ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (تذکرہ صفحہ ۸۵) یعنی لوگوں کو ایماندار بنانے کے لئے تو اس قدر کوشش کرتا ہے۔ اور تیرے اندر اس قدر ہمدردی کا مادہ موجود ہے۔ کہ اے مسیح موعود شاید تو اپنی جان کو اس غم میں ہلاک کر دے گا۔ کہ لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ مگر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ اور دنیا عذاب کا نمونہ دیکھتی۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ احسان ۱۳۱۹ ہش ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے ۔ کہ خدا کے فضل سے حضور کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے ۔

کل سات بجے شام کے قریب حضور مقبرہ بہشتی میں تشریف لے گئے ۔ جہاں پہلے حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے مزار پر دُعا کی ۔ پھر سیدہ امۃ الودود بیگم صاحبہ کی قبر پر جا کر دُعا کی ۔ اور اس کے بعد سیدہ امۃ الحی صاحبہ اور سیدہ سارہ بیگم صاحبہ کی قبروں پر فاتحہ پڑھی ۔ پھر باوجود علالت اور نقاہت کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار کی چاردیواری کی جو توسیع ہو رہی ہے ۔ اس کی تعمیر میں شرکت فرمائی ۔ اور اس سرعت سے اینٹیں اٹھا اٹھا کر دیتے رہے ۔ کہ کام بہت تیزی کے ساتھ ہونے لگا ۔ اور جب تک اینٹیں ختم نہ ہو گئیں ۔ حضور اینٹیں اٹھا کر دینے میں مصروف رہے ۔ اس کے بعد واپس تشریف لے آئے ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد اور آشوب چشم کی شکایت ہے ۔ دعائے صحت کی جائے ؁

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل پھر اعصابی دورہ ہو گیا ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا جاری رکھیں ۔

صاحبزادی امۃ الودود بیگم صاحبہ کی وفات کی اطلاع پا کر خان محمد عبد اللہ خانصاحب معہ اہل و عیال اور صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب سندھ سے ۔ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بیرسٹرایٹ لاکلکتہ سے اور صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے ہمراہ حصار سے تشریف لائے ۔

بہشتی مقبرہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک کی جو چار دیواری وسیع کی جا رہی ہے ۔ اس کی تعمیر کا کام قادیان کے متعدد معمار اور دیگر اصحاب کل سے کر رہے ہیں ۔

آج عصر کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے محبوب النساء بنت ڈاکٹر لعل محمد صاحب قادیان کا نکاح عزیز محمد خان صاحب بہاولپور کے ساتھ اور محمودہ خانم بنت ڈاکٹر عبد الغنی خانصاحب قادیان کا نکاح الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیر کے ساتھ ایک ایک ہزار روپے مہر پر پڑھا ۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے

درخواست ہائے دُعا

(۱) مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ شیخ احمد محمود صاحب عازم ہندوستان ہو گئے ہیں ۔ احباب ان کے بخیریت پہونچنے کے لئے دُعا کریں (۲) عبد الحمید خان صاحب کوئٹہ کا بھتیجا نعیم احمد اور سید عزیز جان صاحب بیمار ہیں ۔ (۳) مکرم علی خان صاحب کیرنگ کی ہمشیرہ صاحبہ بیمار ہیں ۔ (۴) محمد ابراہیم صاحب چھانگا نگا کے دو بچے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں ۔ (۵) ڈپٹی فقیر اللہ صاحب کی بھانجی بلقیس بیگم قادیان میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۶) غلام قادر صاحب بھوپال بیمار ہیں (۷) منشی محمد یحییٰ خان صاحب قادیان بعارضہ یرقان عرصہ سے بیمار ہیں ۔ سب کی صحت کے لئے دُعا کی جائے ؁

قادیان کے متصل ہرچووال میں سر سندر سنگھ صاحب مجیٹھیہ ریونیو منسٹر اور سر چھوٹو رام صاحب وزیر ترقیات کی تقریریں

قادیان ۲۲ جون ۔ آج ہرچووال متصل قادیان میں اہالیان تحصیل بٹالہ کا ایک جلسہ ہوا ۔ جس میں سر سندر سنگھ صاحب مجیٹھیہ ریونیو منسٹر اور سر چھوٹو رام صاحب وزیر ترقیات حکومت پنجاب نے تقریریں کیں ۔ دونوں وزیر صاحبان ساڑھے گیارہ بجے دوپہر بذریعہ موٹر جلسہ گاہ میں پہونچے ۔ جہاں ان کا استقبال کیا گیا ۔ اور ہار پہنائے گئے جماعت احمدیہ قادیان کے چند اصحاب بھی شریک جلسہ تھے ۔ خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب اور جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب نے بھی ہار پہنائے

سب سے پہلے ایڈریس پیش کیا گیا ۔ جس میں اس علاقہ کے متعلق چند مطالبات کئے گئے ۔ جن میں سے ایک یہ تھا ۔ کہ بٹالہ قادیان ریلوے لائن کو بیاس تک بڑھایا جائے (۲) بٹالہ سے قادیان اور ہرچووال آنے والی سڑک پختہ کی جائے سر سندر سنگھ صاحب نے اس کے جواب میں مختصر تقریر کی ۔ جس میں مطالبات کے متعلق اپنی پوزیشن بیان کی ۔ اور بتایا کہ اس وقت تک حکومت کس قدر زمینداروں کو آبیانہ اور مالیہ وغیرہ کی معافی کے رنگ میں امداد دے چکی ہے ۔

ان کے بعد چودہری سر چھوٹو رام صاحب نے نہایت دلچسپ اور مفصل تقریر کی جو ساڑھے تین گھنٹے جاری رہی ۔ جس میں انہوں نے بتایا ۔ کہ اڑھائی سال کی مدت میں موجودہ حکومت نے صوبہ کے زمینداروں کو پستی سے نکالنے کے لئے جو جدوجہد کی ہے ۔ وُہ ایسی ہے ۔ کہ اتنے عرصہ میں اس سے زیادہ نہیں کی جا سکتی اور یہ جو کچھ کیا گیا ہے ۔ غیر زمیندار پریس کی مخالفت کے باوجود اور بہت سی مشکلات کے باوجود کیا گیا ہے ۔

اس کے بعد انہوں نے ان قوانین اور مساعی کا ذکر کیا جو زمینداروں کو قرضہ سے نجات دلانے ۔ رہن شدہ زمینوں کو واگزار کرانے ۔ پیداوار کی اچھی قیمت پانے اور ملازمتوں میں مناسب حصہ دلانے کے متعلق کی ہیں ؁

تقاریر کے دوران میں بعض لوگوں کے اعتراضات اور سوالات کے جوابات بھی دئیے گئے ۔ اور جلسہ ۵ بجے کے قریب ختم ہوا ۔ قادیان سے جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور عامہ ۔ جناب مولوی عبد المغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ جناب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال ۔ ملک غلام فرید صاحب ایم اے مولوی فضل الدین صاحب ۔ خان بہادر غلام محمد صاحب شریک ہوئے ۔ پبلک پر بہت عمدہ اثر تھا ؁

بٹالہ میں مناظرہ

جماعت احمدیہ اور اہل السنت والجماعت بٹالہ کے درمیان ۲۶ ۔ ۲۷ جون کو بیرون ہاتھی دروازہ میں مناظرہ قرار پایا ہے ۔ مناظرہ مندرجہ ذیل مضامین پر ہوگا

۱ :۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے ؟

۲ :۔ آیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا فوت ہو گئے ؟

۳ :۔ کیا مرزا صاحب اپنے دعاوی میں سچے ہیں یا نہیں ؟

احباب سے درخواست ہے ۔ کہ وُہ تاریخ مقررہ پر اس مناظرہ میں شریک ہو کر مستفید ہوں ۔

مخالفین کے متعلق سخت الفاظ کا استعمال

اور

اخبار "اہلحدیث"

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۱۹ - ماہ شہادت کے خطبہ جمعہ میں جماعت کو غیر مبایعین کے مقابلہ میں سخت کلامی سے احتراز کرنے کا ارشاد فرماتے ہوئے حضرت عیسےٰ اور حضرت مسیح موعود علیہما السلام کی مثالیں دے کر بتایا تھا۔ کہ خدا کے مامور چونکہ مجسٹریٹ اور حکم کا درجہ رکھتے ہیں۔ اور ان کو مجبوراً بعض اوقات اپنے فیصلوں میں چور کو چور کہنا پڑتا ہے اس لئے ان کی حیثیت اور ہے۔ مگر "چونکہ ہماری یہ پوزیشن نہیں اس لئے ہمیں ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ ہمارے لئے ان الفاظ کا استعمال اسوہ نہیں ہے۔ ہمارے لئے اسوہ آپ کا ذاتی معاملہ ہے۔ اور آپ نے ذاتی حیثیت سے جو جواب دیئے ہیں۔ وہ ایسے نرم ہیں کہ پڑھنے والے کے دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے" (الفضل یکم ہجرت)

اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب "اہلحدیث" ۱۳ مئی میں لکھتے ہیں:۔

"مرزا صاحب کو مجسٹریٹ کہکر ان کی گالیوں کو جائز قرار دینا عجیب منطق ہے۔ مجسٹریٹ کے معنی ہیں قاضی جو کہ دو مخالف فریقوں میں فیصلہ دیتا ہے اس کے لئے بھی یہ شرط ہے۔ کہ فریقین میں سے کوئی فریق غائب نہ ہو کیونکہ قضاء علی الغیب جائز نہیں ہے مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب ایسے لوگوں کے حق میں بھی گالیوں کی بوچھاڑ کرتے ہیں۔ جو ان کے سامنے کبھی فریق مقدمہ بن کر پیش نہیں ہوئے۔ بلکہ ان میں سے کئی ایک کو خبر بھی نہیں۔ کہ مرزا صاحب کون ہیں۔ اور کہاں رہتے ہیں اور نہ انہوں نے کبھی مرزا صاحب کے حق میں کوئی بھلا بُرا لفظ مُنہ سے نکالا اس سلسلہ میں آپ کا یہ شعر ملاحظہ ہو

ان العدای صاروا خنازیر الفلا
ازواجھم من دونھن الاکلب

(نجم الہدیٰ)

یعنی ہمارے دشمن جنگل کے خنزیر ہیں اور ان کی بیویاں کتیوں سے بھی زیادہ بُری ہیں ؛

بتایئے صاحب! مرزا صاحب کے مخالفوں کی بیویاں بھی کسی معاملہ میں فریق مقدمہ ہیں۔ اگر ہیں۔ تو کسی مخالف کی بیوی کا کوئی بیان تو پیش کیجئے۔ جو اس نے کبھی دیا ہو"

مگر اس سوال کا جواب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے اسی خطبہ میں پہلے ہی دے چکے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض الفاظ دوسرے کلام سے مل کر نرم ہوتے ہیں۔ اور اگر دوسرے کلام سے علیحدہ کر کے دیکھا جائے۔ تو سخت معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے یہودیوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تم ابراہیم کے فرزند نہیں ہو۔ بلکہ تمہارا باپ ابلیس ہے۔

اس کے بعد حضور نے انجیل سے حضرت مسیح کا یہ سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد فرمایا:۔ "اب اگر اس سارے واقعہ کو علیحدہ کر کے صرف اسی کو لے لیا جائے۔ کہ تم اپنے باپ ابلیس سے ہو۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے گالی دی ہے

ٹ۔ اصل شعر میں لفظ "ازواجھم" نہیں۔ بلکہ "ونساءھم" ہے۔ اور اس کا ترجمہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "بیویاں" نہیں بلکہ "عورتیں" لکھا ہے۔ (الفضل)

لیکن حقیقت یہ نہیں" (الفضل یکم مئی)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی سیاق و سباق کو ترک کر کے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیگر تحریرات کو نظر انداز کر کے صرف ایک شعر لے کر اعتراض کر دیا ہے حالانکہ اگر اس کے سیاق و سباق کو دیکھا جائے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ عبارت محل اعتراض نہیں۔ چنانچہ نجم الہدیٰ صفحہ ۱ سے اس شعر کے ساتھ دیگر اشعار کا وہ ترجمہ ملاحظہ ہو۔ جو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہے آپ فرماتے ہیں:" ہمارا ایک دوست ہے اور ہم اس کی محبت سے پُر ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ہم اپنے پیارے کے دامن سے آویختہ ہیں۔ ایسے کہ جو صاف اور شفاف نہیں ہو سکتا۔ وہ بھی ہمارے لئے منور ہو گیا۔ دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں انہوں نے گالیاں دیں۔ اور میں نہیں جانتا۔ کیوں دیں۔ کیا ہم اس دوست کی مخالفت کریں۔ یا اس سے کنارہ کریں۔ میں نے قسم کھائی ہے۔ کہ میں اس سے علیحدہ نہیں ہونگا اگرچہ شیر یا بھیڑیا مجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دے"۔

پھر اسی صفحہ پر نثر میں فرماتے ہیں:۔

"جب میں نے اپنے مسیح موعود ہونے کی لوگوں کو خبر کی۔ تو یہ بات اس ملک کے لوگوں پر بہت شاق گزری۔ اور مجھے انہوں نے کافر ٹھہرایا۔ اور میری تکذیب کی۔ اور قریب تھا۔ کہ وہ مجھے قتل کرتے۔ اگر حکام کا خوف نہ ہوتا" (نجم الہدیٰ صفحہ ۱)

نجم الہدیٰ صفحہ ۱۰ کی ان عبارتوں سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ سخت الفاظ صرف ان مردوں اور عورتوں کے متعلق ہیں۔ جو آپ کو ذات باری کے احکام کی مخالفت کرنے پر مجبور کرتے تھے۔ اور انہوں نے نہ صرف آپ کو "گالیاں دیں" "کافر ٹھہرایا" "تکذیب کی" بلکہ آپ کے "قتل" کے درپے بھی کوشاں ہوئے ؛

لیکن جو مرد اور عورتیں ایسی نہیں۔ ان کا آپ نے نہ ایک نہ دو جگہ بلکہ متعدد تصانیف میں استثناء فرما دیا ہے چنانچہ ایام الصلح میں فرماتے ہیں:۔

"ہماری اس کتاب اور دوسری کتابوں میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ ایسے معزز لوگوں کی طرف نہیں ہے۔ جو بدزبانی اور کمینگی کے طریق کو اختیار نہیں کرتے"

(ٹائیٹل پیج)

مگر باوجود ایسی واضح تحریرات کے مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"مرزا صاحب ایسے لوگوں کے حق میں بھی گالیوں کی بوچھاڑ کرتے ہیں۔ جو ان کے سامنے کبھی فریق مقدمہ بن کر پیش نہیں ہوئے۔ بلکہ ان میں سے کئی ایک کو خبر بھی نہیں۔ کہ مرزا صاحب کون ہیں اور کہاں رہتے ہیں۔ اور نہ انہوں نے کبھی مرزا صاحب کے حق میں کوئی بھلا بُرا لفظ مُنہ سے نکالا"

اور مولوی صاحب کا یہ لکھنا۔ کہ:۔

"کسی مخالف کی بیوی کا کوئی بیان تو پیش کیجئے۔ جو اس نے کبھی دیا ہو"

اس کا جواب اوپر آچکا ہے۔ کہ ایسے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے مستثنےٰ قرار دیئے گئے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نجم الہدیٰ کی زیر بحث عبارت میں نہ کسی مخالف فرد کا نام لکھا ہے۔ اور نہ ہی کسی عورت کا۔ اور جن کی نسبت یہ الفاظ ہیں۔ ان کا اوپر ذکر آچکا ہے۔ اگر باوجود اس کے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تشفی نہ ہو تو ہم ان کی تسلی کے لئے ان کا اپنا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ان کے سامنے پیش کر دیتے ہیں۔ جو انہوں نے خاندان غزنویہ کو گالیاں دینے کے بعد اعتراض کے جواب میں پیش کیا تھا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ:۔

"میں نے اگر لکھا ہے۔ تو اول تو کسی خاص شخص کو خطاب نہیں کیا۔ اگر کوئی شخص کسی خاص کو سمجھے تو اس کا فہم ہے۔ دوئم میرا کوئی لفظ ان لفظوں سے بڑھ کر تو کیا برابر بھی نہیں ہے جو خاندان غزنویہ نے میری نسبت لکھے یا شائع کئے ہیں۔ مثلاً دجال۔ دہریہ۔ یہودی۔ نصرانی۔ معتزلی۔ جہنمی۔ گمراہ۔ مبتدع۔ غیر قابل اسلام۔ ملحد۔ زندیق۔ انبیاء۔ شہداء اور علماء کا دشمن۔ شیطان کا شاگرد۔ محرف قرآن۔ ضال۔ مرزائی۔ چکڑالوی۔ چھٹا ہوا نیچری۔ وغیرہ سو اس وزن کا کوئی لفظ میں نے نہیں لکھا۔ پس بموجب حکم حدیث شریف المستبان ما قال فعلی البادی مالم یعتد المظلوم۔ یعنی گالیاں اور بدزبانیاں کرنے والوں کا سارا گناہ ابتداء کرنے والے پر ہے۔ جب تک مظلوم حد سے نہ بڑھ جائے۔"

(الکلام المبین فی جواب اربعین ص۹۳ ۱۹۲۳ء مصنفہ مولوی ثناء اللہ صاحب)

کیا ہم امید کریں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اس جواب کے بعد آئندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرنے سے احتراز کریں گے؟ مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراض کا ایک جواب یہ بھی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مخالف اور معاند عورتوں کے حق میں سختی کی ہے (گو اس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے اصول کے مطابق چونکہ کسی کا نام نہیں۔ اس لئے جائے اعتراض نہیں) اس کی وجہ یہ ہے کہ اس معاملہ میں آپ کے مخالفین نے پہل کی۔ اور انہوں نے نہ صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت انتہائی بدزبانی سے کام لیا۔ بلکہ آپ کی جماعت کی مستورات کے حق میں بھی دریدہ دہنی سے کام لیا۔ اس سے بطور جواب ایسا لکھا گیا!

تاکہ ان کو معلوم ہو۔ کہ آپ کی ان باتوں سے اسی طرح رنج ہوتا ہے جس طرح ان کی عورتوں کے حق میں سختی کرنے سے ان کو تکلیف ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اہلحدیث جلد ۷ ص۵۷ الہامات مرزا طبع سوم ص۸۷ اور رسالہ ثنائی ہرزہ درائی ص۵۹-۶۰ سے خود اپنے ہی الفاظ مولوی صاحب دیکھ لیں۔ جنہیں نقل کرنا بھی ہم گوارا نہیں کر سکتے۔ ہاں صرف ایسے دو حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ جو شاید ان سے بہت ہی نرم ہیں مثلاً (۱) ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد پٹیالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے حق میں لکھا۔ "اے خدا ان حرامزادوں کو جلد غارت کر" (اعلان الحق ص۳۰)

(۲) پھر مولوی محمد و مولوی عبداللہ و مولوی عبدالعزیز لدھیانویان نے ایک اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت لکھا۔ "یہ شخص مرتد ہے اور اہل اسلام کو ایسے شخص سے ارتباط رکھنا حرام ہے۔ . . . اسی طرح جو لوگ اس پر عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی کافر ہیں۔ اور ان کے نکاح باقی نہیں رہے۔ جو چاہے ان کی عورتوں سے نکاح کرے۔"

اب مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراض کا جواب الکلام المبین میں ان کے مندرجہ جواب کی روشنی میں بالکل واضح ہے۔ کہ **اول** حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی خاص مرد یا عورت کو عبارت زیر بحث میں خطاب نہیں کیا۔ **دوم**۔ آپ نے جو الفاظ استعمال کئے وہ مخالفین کے الفاظ سے بڑھ کر تو کیا برابر بھی نہیں۔ **سوم**۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مردوں کے علاوہ عورتوں کے حق میں بھی سختی میں ابتدا نہیں کی۔ بلکہ ابتداء مخالفین نے کی۔ پس بقول مولوی ثناء اللہ صاحب اس جگہ بھی "گالیاں اور بدزبانیاں کرنے والوں کا سارا گناہ ابتدا کرنے والے پر ہے"

غیر مبائعین کی افسوسناک حالت

قادیان دارالامان کے متعلق نازیبا الفاظ

آج کل غیر مبائعین جماعت احمدیہ قادیان کے متعلق جس درشت کلامی اور سختی کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ حد درجہ قابل افسوس امر ہے۔ اور ان کے اخبار پیغام صلح کی کسی ایک اشاعت کو دیکھ لینے سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ آجکل غیر مبائعین کا صرف یہ کام رہ گیا ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے غیظ و غضب کا اظہار کریں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ذات بابرکات کے متعلق نامناسب الفاظ استعمال کریں۔ اور سلسلہ کے دوسرے بزرگوں اور قادیان اور اس کے مقدس مقامات کی ہر رنگ میں توہین و تحقیر کریں۔

پیغام صلح ۱۲ جون ۱۹۴۰ء میں ایک مضمون "جماعت احمدیہ قادیان متوجہ ہو" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور قادیان میں رہنے والے احمدیوں کے متعلق انتہائی سخت کلامی سے کام لیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد قادیان دارالامان کے متعلق یہ تحریر کیا گیا ہے۔ کہ یہ مقام شروع سے ہی بیدینی اور گمراہی کے پھیلانے کے واسطے مقرر کیا گیا تھا۔ اور ایک حدیث بھی اس بارہ میں پیش کی گئی ہے چنانچہ لکھا ہے "قادیانی واقعی گمراہ اور جادۂ حق سے منحرف ہیں۔ جس طرح ان کے خلیفہ اور مولویوں نے حضرت کے مشن کو بدلا۔ وہ کسی اہل انصاف سے مخفی نہیں ہے۔ . . . اللہ تعالےٰ سے ہر وقت دعا مانگنا چاہیئے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اس فتنہ سے بچائے۔ نبی امی سید العرب والعجم نے اس فتنہ کے متعلق قبل از وقت اپنی امت کو آگاہ کر دیا ہے۔ . . . حضور علیہ السلام سے مروی ہے۔ عن ابن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الفتنۃ من ھھنا واشار الی المشرق (بخاری شریف ص۹۷)

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فتنہ اس طرف سے یعنی مشرق سے نکلے گا۔ قادیان ملک عرب کے بالکل جانب مشرق میں واقع ہے۔ اسلام میں جس قدر فتنے اس وقت اٹھے ہیں۔ یہ ان تمام سے بڑھ چڑھ کر ہے" (پیغام صلح ۱۲ جون ص۴)

احباب ان الفاظ کو غور سے پڑھیں اور سوچیں کہ کیا یہ الفاظ کسی احمدی کے ہو سکتے ہیں کیا کوئی انسان جو اپنے آپکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کیطرف منسوب کرتا ہو۔ اور آپکو کم سے کم مجدد ماننے کا دعویٰ رکھتا ہو وہ قادیان کے متعلق یہ الفاظ لکھ سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی میں جو یہ درج ہے۔ کہ مشرق کی جانب سے فتنہ کا ظہور ہوگا۔ اس سے مراد قادیان کی سرزمین ہے۔ یہ الفاظ کسی اشد ترین مخالف کے ہی ہو سکتے ہیں۔ کوئی احمدی ان الفاظ کو لکھنا تو درکنار سننا بھی گوارا نہیں کریگا کیونکہ ان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی وجہ سے قادیان فتنہ کا مقام بن گیا۔ کیونکہ آپ کی بعثت سے قبل تو اس کے متعلق کسی نے ایسے الفاظ استعمال نہیں کئے تھے۔ البتہ آپ کی بعثت کے بعد مخالفین احمدیت اسے عداوت کی وجہ سے فتنہ کا مقام لکھتے رہے۔ اور وہی بات آج غیر مبایعین اپنے اخبار میں شائع کر رہے ہیں۔ گویا انہوں نے اس بات کا ایک اور قطعی ثبوت پیش کر دیا۔ کہ وہ احمدیت سے اپنا تعلق بالکل توڑ چکے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے روگردان ہو کر مخالفین کی صف اول میں کھڑے ہو گئے ہیں۔

کس قدر تعجب کا مقام ہے۔ کہ وہ مبارک بستی جس میں خدا تعالےٰ کا برگزیدہ مسیح مبعوث ہؤا۔ اور جسے خدا تعالیٰ تمام دنیا کے لئے مرکز ہدایت منتخب کرتا ہے۔ جس کے متعلق آئندہ زمانہ میں بڑی بڑی پیشگوئیوں کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اور اسے ہدایت اور صداقت کے پھیلانے کا سرچشمہ قرار دیا جاتا ہے۔ آج غیر مبایعین اسے بے دینی اور گمراہی کا مقام قرار دیتے ہیں۔ اور اس میں رہنے والے احمدیوں کو "گمراہ اور جادۂ حق سے منحرف" گردانتے ہیں کاش وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کو پڑھتے اور ان پر غور کرتے۔ تو احمدیت سے اسقدر دور اور بیگانہ نہ ہوتے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو قادیان کے مقام کو بابرکت اور ارض حرم۔ اور خدا کے رسول کا تخت گاہ قرار دیتے ہیں۔ مگر غیر مبایعین اسے گمراہی اور بے دینی کا منبع کہتے ہیں کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ غیر مبایعین کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ کی ذریت طیبہ اور آپ کے مولد ومسکن کی ذرہ بھر بھی عزت باقی نہیں رہی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان کے متعلق فرماتے ہیں:۔

(۱) "یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے" (الوصیت ص۱۴)

(۲) "خدا تعالےٰ ..... قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے" (دافع البلاء ص۱۰)

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں "تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ اور میں نے کہا۔ کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔ یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے کہ مجھے دکھلایا گیا تھا" (ازالہ اوہام ص۳۴ حاشیہ)

(۴) آپ اپنے ایک منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

اسی طرح اور بہت سے مقامات پر حضرت اقدسؑ نے قادیان کو خدا تعالےٰ کی برکات اور اس کے فضلوں کا وارث قرار دیا ہے۔ اور یہ کہ اب دنیا میں روحانی تشنگی کے دور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے اس مقدس مقام کو چن لیا ہے۔

پس غور کرنے کا مقام ہے۔ کہ وہ مقدس سرزمین جس کے متعلق اللہ تعالےٰ کی بشارات ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے مہبط انوار الٰہی۔ اور ارض حرم کہا ہو۔ اس کے متعلق یہ کہنا کہ یہ مقام گمراہی اور بے دینی کا مرکز ہے۔ کس قدر عناد اور تعصب کی علامت ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روح کے لئے یہ کس قدر تکلیف دہ امر ہے۔ کہ ان خیالات کا اظہار کرنے والے اب ایسے لوگ ہیں۔ جو اپنے مونہہ سے اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ آپ کو مجدد اور مسیح موعود مانتے ہیں۔ ان الفاظ سے تو یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے۔ کہ یہ لوگ احمدیت کے بدترین مخالفین میں سے ہیں۔ ورنہ ایسے نامناسب الفاظ کبھی بھی ان کی قلم سے معرض تحریر میں نہ آتے

اور پھر یہ لکھنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں یہ مذکور ہے۔ کہ فتنہ کا ظہور جانب مشرق سے ہوگا۔ اور قادیان عرب سے مشرقی جانب میں واقع ہے۔ کسقدر ظلم کی بات ہے۔ کیا لاہور کا مقام عرب سے مشرقی جانب میں واقع نہیں ہے اور کیا اس وجہ سے کہ وہ عرب سے مشرقی طرف ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ فتنہ کا مرکز ہے۔ اگر وہ مشرق میں واقعہ ہے۔ اور یقیناً ہے۔ تو کیوں اس حدیث کا یہ صحیح مفہوم نہ سمجھ لیا جائے۔ کہ فتنہ کا مقام لاہور ہے۔ بعینہ جسطرح حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی خلافت کے خلاف بعض مفسدہ پرداز لوگوں نے سازش کی تھی۔ اور صحیح اسلامی نظام خلافت سے روگردانی کی تھی۔ لاہور میں بھی انہیں کے مشابہ ایک فرقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت سے روگردانی کر کے اس کے مٹانے کے درپے ہوگا۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں میں بھی اس فتنہ کا ذکر صراحتاً آچکا ہے۔ اور لاہور کے مقام کی طرف اشارہ بھی کیا گیا ہے:

خاکسار

ملک محمد عبد اللہ مولوی فاضل قادیانی

قابل توجہ بقایاداران چندہ خلافت جوبلی فنڈ

اللہ تعالےٰ کے فضل سے خلافت جوبلی فنڈ کے وعدوں کی میزان ۳۰۶۰۰۰ روپے کے قریب پہنچ گئی ہے۔ اور وصولی ۲۵۲۰۰۰ سے کچھ اوپر ہے۔ بقایا واجب الوصول بموجب وعدہ ہائے ۵۴۰۰۰ کے قریب اور بموجب رقم مقررہ ۴۸۰۰۰ کے قریب ہے۔ جو جلد صاف ہو جانا ضروری ہے۔ اس لئے بقایادار احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی بہت جلد اپنے بقائے صاف کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

زمیندار احباب کا چونکہ فصل کا وقت ہے انہیں اسوقت ادا کرنا آسان ہے انہیں بھی جلد ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئیے۔

ناظر بیت المال قادیان

عقیدہ عدم النسخ فی القرآن کے اثبات میں جماعت احمدیہ کی فتح

ایک غیر احمدی مولوی کی تحریری شہادت

(۱)

قرآن مجید میں منسوخ آیتوں کے ماننے کا عقیدہ دیرینہ ہے۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ یہ بتایا ہے۔ کہ آیات قرآنیہ منسوخ ہیں۔ اور نہ ہی منسوخ آیات کی تعداد کی تعیین کی ہے۔ مگر علماء بہت پرانے زمانے نسخ فی القرآن مانتے چلے آئے ہیں۔ اور ہر ایک عالم نے از خود ایسی آیات کی تعیین کی ہے۔ جسے وہ منسوخ قرار دیتا ہے۔ اس امر کا ثبوت کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول نے ہرگز نہیں بتایا کہ فلاں فلاں آیت منسوخ ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا ہوگا۔ کہ مسلمانوں کے علماء میں منسوخ آیات کی تعداد میں شدید اختلاف ہے۔ کوئی پانسو آیات کو منسوخ قرار دیتا ہے تو کوئی بیس آیات کو منسوخ مانتا ہے۔ ابن العربی وغیرہ نے بہت زیادہ آیات کو منسوخ سمجھا ہے۔ امام سیوطی نے بیس آیات کو منسوخ قرار دیا ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے پانچ آیات کو منسوخ مانا ہے۔ یہ اختلاف بتا رہا ہے۔ کہ اس بارے میں نہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تعیین موجود ہے۔ اور نہ ہی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی موثق بیان پایا جاتا ہے۔ کہ فلاں فلاں آیات کو منسوخ سمجھا جائے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو اس قدر اختلاف پیدا نہ ہوتا

(۲)

مسلمان نسلاً بعد نسلٍ اس عقیدہ یعنی نسخ فی القرآن کو مانتے چلے آئے ہیں۔ اور اس وقت روئے زمین پر مسلمان کہلانے والوں کا کوئی فرقہ یا جماعت ایسی نہیں ہے جو یہ مانتی ہو۔ کہ قرآن مجید میں کوئی منسوخ آیت نہیں ہے۔ یہ فخر صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حاصل ہوا۔ کہ آپ نے اللہ تعالےٰ سے علم پاکر اعلان فرمایا۔ کہ قرآن مجید میں کوئی آیت منسوخ نہیں نہ پانچسو نہ پانچ سب آیات محکم ہیں۔ اور قیامت تک قرآن مجید کا ایک حرف یا ایک حکم بھی منسوخ نہیں ہو سکتا۔ یہی عقیدہ آپ نے جماعت احمدیہ میں قائم کیا۔ اور اس وقت ساری زمین پر صرف ایک جماعت احمدیہ ہی ہے۔ جو یہ مانتی ہے۔ کہ قرآن مجید میں کوئی آیت منسوخ نہیں اور نہ ہی کبھی منسوخ ہو سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ اس عقیدہ کی کھلے بندوں تبلیغ کرتی ہے۔ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ کارنامہ ہی کہ آپ نے نسخ فی القرآن کے باطل عقیدہ کو دور کر دیا آپ کی عظمت شان کو ظاہر کرنے کے لئے کافی ہے۔ قرآن میں منسوخ آیات ماننے کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ قرآنی آیات میں تناقص اور تضاد مانا جائے کیونکہ ناسخ اور منسوخ لازماً متخالف اور متضاد ہوں گی۔ واضح ہے۔ کہ اس عقیدہ سے قرآن کی شان بزرگ پر بدنما دھبہ لگتا تھا۔ اور محققین کی نظر میں قرآن مجید ایک بے اعتبار کتاب بن کر رہ جاتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کے اس غلط عقیدہ کی اصلاح فرما کر قرآن مجید کے چہرہ کو روشن کر دیا۔

(۳)

مصر و فلسطین میں جب ہم نے جماعت احمدیہ کے اس امتیازی عقیدہ کو پھیلایا تو وہاں کے علماء و مشائخ بہت جز بز ہوئے۔ اور انہوں نے اس بناء پر بھی ہمیں بہت سی گالیاں دیں۔ چنانچہ مصر کے ماہوار رسالہ "المعرفۃ" میں ہمارے خلاف ایک مضمون شائع کیا گیا جس میں لکھا ہے۔

یمنعون النسخ فی الشریعۃ الاسلامیۃ فیتقربون بذلک الی الیہود۔"

کہ قادیانی لوگ شریعت اسلامیہ کے منسوخ ہونے کا انکار کر کے یہودیوں کے قریب ہو گئے ہیں۔ (بابت ماہ اکتوبر ۱۹۳۳ء صفحہ ۵۱۳)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ علماء ازہر و غیرہم نسخ فی القرآن پر کس سختی سے قائم ہیں۔ ان کے نزدیک جو جماعت قرآن میں منسوخ آیات نہیں مانتی وہ یہود کے نقش قدم پر چل رہی ہے۔ کیونکہ یہودی بھی تورات میں منسوخ آیات نہیں مانتے۔

اس فتوے کے باوجود علماء کے لئے قرآن مجید میں منسوخ آیات ثابت کرنا سخت دشوار امر تھا۔ اس لئے ان میں سے جو لوگ سنجیدگی سے جماعت احمدیہ کے دلائل پر غور کرتے ہیں۔ انہیں اس امر کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ کہ قرآن مجید میں منسوخ آیات نہیں ہیں۔ چنانچہ ۱۹۳۴ء کے قریب علماء ازہر میں سے ایک عالم محمود شلتوت صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہہ دیا۔ کہ

"القول بالنسخ فی ھذہ الآیات یتضمن الاعتراف بالتناقض"

ان آیات میں نسخ ماننے کا مطلب یہ ہے۔ کہ ان آیات میں تناقض ہے حالانکہ قرآن تناقض سے مبرا ہے۔ (رسالہ الدعوۃ المحمدیہ صفحہ ۱۶ مطبوعہ ۱۳۵۲ھ ہجری)

یہ خیال محض جماعت احمدیہ کے دلائل و براہین کا نتیجہ ہے۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فتح ہے۔ تاہم یہ خیال ابھی فرداً فرداً مانا جا رہا ہے۔ بہ حیثیت جماعت ابھی تک کوئی فرقہ نسخ فی القرآن کا انکار کرنے والا نہیں بجز جماعت احمدیہ کے۔

(۴)

ہندوستان میں بھی جماعت احمدیہ کا یہ عقیدہ تدریجاً قبولیت حاصل کر رہا ہے۔ کہ قرآن پاک میں کوئی آیت منسوخ نہیں ہے۔ چنانچہ ۱۶ جون کو موضع غازی کوٹ میں جب احراری مناظر حافظ محمد شفیع صاحب مناظرہ کی شرائط طے کرنے کے لئے آئے اور انہوں نے اپنی طرف سے مضمون صدق و کذب حضرت مسیح موعود ع تجویز کیا۔ تو میں نے کہا کہ دوسرا موضوع مناظرہ نسخ فی القرآن ہوگا اس پر حافظ صاحب نے کہا۔ کہ میں تو قرآن میں منسوخ آیات نہیں مانتا۔ میں نے کہا کہ آپ لکھ دیں۔ انہوں نے ذرا ہچکچاہٹ کا اظہار کیا۔ مگر آخرکار حسب ذیل تحریر مجھے لکھ دی۔ جو میرے پاس محفوظ ہے۔

"موجودہ قرآن شریف میں کوئی آیت منسوخ نہیں ہے۔ میرا خیال یہی ہے۔
محمد شفیع بقلم خود ۱۶/۶"

تحریر حاصل کر لینے کے بعد میں نے کہا۔ کہ آپ میں سے مولوی لال حسین اور مولوی منظہر الدین صاحبان بھی تو مناظرہ کر سکتے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ ان کا خیال ہو۔ کہ قرآن میں منسوخ آیات موجود ہیں۔ اس لئے ہم اس موضوع پر ان سے مناظرہ کریں گے۔ یہ موضوع ضرور رکھا جائے۔ متعدد مرتبہ انہوں نے لال حسین صاحب کی طرف آدمی بھیجا تا وہ بھی ایسی تحریر لکھ دے۔ مگر اس نے گریز کیا۔ ادھر مضامین مناظرہ تین طے ہو گئے اور چوتھا موضوع یعنی نسخ فی القرآن شرطی تھا۔ یعنی اگر حافظ محمد شفیع صاحب اور مولوی منظہر الدین صاحب گورداسپوری مناظرہ شروع ہونے سے پہلے مندرجہ بالا تحریر پر مولوی لال حسین صاحب کے دستخط کرا دیں گے۔ تو نسخ فی القرآن پر مناظرہ نہ ہوگا۔ ورنہ یہ بھی موضوع بحث ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گھر جا کر غیر احمدی مولویوں میں خوب لے دے ہوئی ہے۔ اور حافظ صاحب عدم النسخ فی القرآن کے اقرار کی تحریر دیکر کچھ شرمندہ سے ہو گئے۔ چنانچہ بار بار توجہ دلانے کے باوجود انہوں نے لال حسین صاحب کے دستخط نہیں کرائے اور نہ ہی اس موضوع پر بحث کے لئے آمادہ ہوئے مولوی منظہر الدین صاحب تو سر ڈال کر بیٹھے رہے۔ اس سارے بیان کے درج کرنے کی غرض یہ ہے۔ تا ظاہر ہو۔ کہ غیر احمدی مولوی نسخ فی القرآن کے عقیدہ کو دل میں ماننے کے باوجود بھی اس پر بحث کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ان میں سے بعض تو کھلے طور پر اس کا انکار کر رہے ہیں۔ جیسا کہ حافظ محمد شفیع صاحب کی تحریر بالا سے ظاہر ہے۔ کیا اس مسئلہ میں غیر احمدیوں کا یہ رویہ منصف مزاج انسان کی نظر میں حضرت مسیح

وصیت نمبر ۵۵۸۱

منکہ نور محمد ولد متاب خان قوم اعوان پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ہیزم ڈاک خانہ نند اچور ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ ماہ امان ۱۳۱۹ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موضع ہیزم میں میری تین گھماؤں زمین مبلغ ۵۰۰/۰ روپے میں رہن ہے۔ اور تقریباً چار کنال زمین میرے اپنے قبضہ میں ہے۔ میں اس سب کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ بوقت وفات میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ تجارت مرغی وبیضہ پر ہے۔ جس کی ماہوار آمد تقریباً سولہ روپے ہے اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ العبد نور محمد نشان انگوٹھا۔ گواہ شد علی محمد کلرک ملٹری اکونٹس چھاؤنی لاہور۔ گواہ شد رحیم بخش ٹیوٹر شہر لاہور دہلی دروازہ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نیویارک ۲۲ جون۔ کولمبیا براڈکاسٹنگ کمپنی نے یورو ریڈیو سے اعلان کیا ہے کہ فرانس اور جرمنی کے درمیان صلحنامہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔ اور فرانسیسی نمائندے ہوائی جہازوں پر سوار ہو کر واپس جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جب فرانسیسی گورنمنٹ سرکاری طور پر صلحنامہ کی تصدیق کر دے گی۔ تو اس کے چھ گھنٹے بعد فوجوں کی لڑائی قطعی طور پر بند کر دی جائے گی۔ جرمن نمائندوں نے فرانسیسی نمائندوں کو اعزاز کے ساتھ روانہ کیا۔ ایک جرمن جرنیل بھی ساتھ گیا ہے۔ صلح کی شرائط تیس صفحات کی دستاویز پر مشتمل ہیں۔

لنڈن ۲۲ جون۔ روم کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اٹلی سے علیحدہ طور پر صلح کی بات چیت ہوگی۔ مارشل پیتاں نے اٹلی کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے لئے اپنے نمائندے مقرر کر دیئے ہیں۔

ٹوکیو ۲۲ جون معلوم ہوا ہے۔ مارشل چیانگ کائی شیک اپنے سٹاف کے ساتھ کسی نامعلوم مقام کو چلے گئے ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ جاپانی کچھ عرصے سے چنگ کنگ پر زبردست بمباری کر رہے تھے۔ دوسرے حکومت فرانس نے جاپان کی اس درخواست کو منظور کر لیا ہے۔ کہ چین کو سامانِ جنگ نہیں بھیجا جائے گا۔

لنڈن ۲۲ جون۔ ہانگ کانگ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ جاپانی افواج ہانگ کانگ کی سرحد کے شمال میں ٹامن میں اتر رہی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان کی کچھ فوجیں ایک اور سرحدی شہر میں پہنچ گئی ہیں۔ برطانوی فوجی حکام کا بیان ہے۔ کہ جاپان نے ہانگ کانگ کے شمال میں کچھ حصوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ تاکہ اس علاقہ کو گوریلا دستوں سے پاک کر دیا جائے۔ جاپانی سفیر مقیم ہانگ کانگ نے آج گورنر ہانگ کانگ سے ملاقات کی۔ اور یقین دلایا۔ کہ حکومت جاپان ہانگ کانگ کی موجودہ پوزیشن کو برقرار رکھنے میں برطانیہ کو پوری مدد دے گی۔ اور اس سے اپنے تعلقات خوشگوار رکھے گی۔

لنڈن ۲۲ جون۔ وزارتِ پرواز کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ کل رات سمندری بیڑے کے جہازوں اور رائل ایئر فورس کے دستوں نے ہالینڈ پر مسلسل حملے کئے۔ ولیس سور میں جہاز سازی کے کارخانوں۔ فوجی جگہوں اور تیل کے ذخیروں پر حملہ کر کے انہیں تباہ کر دیا گیا۔ بلزورڈ کی بندرگاہ پر دشمن کے دو بڑے جنگی جہاز ڈبو دیئے گئے۔ اور ایک جنگی ہوائی جہاز نیچے گرا لیا گیا۔ کل رات سنتر برطانوی ہوائی جہازوں نے اٹلی کے مشہور شہر میلان پر بھی زبردست بمباری کی۔ اور ہوائی اڈے کو سخت نقصان پہنچایا۔ وہیں میں پٹرول کے ذخیروں پر بم برسا کر انہیں تباہ کر دیا گیا۔

برلن ۲۲ جون۔ برلن ریڈیو نے اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ کہ آج صبح برلن پر ہوائی حملہ کے خطرہ کا اعلان کیا گیا اور دشمن کے ہوائی جہازوں نے جو غالباً انگریزی تھے حملے کئے۔ لیکن کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔

واشنگٹن ۲۱ جون کل امریکن سینٹ نے ایک بل پاس کیا جس میں پریذیڈنٹ کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ امریکن جہازوں کو لڑائی کے رقبوں میں بھیج سکتے ہیں خواہ لڑنے والے فریقوں نے ان کی حفاظت کی ضمانت بھی نہ دی ہو۔

شملہ ۲۲ جون معلوم ہوا ہے۔ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند کے سب سے بڑے صاحبزادے جو فرانس کے محاذِ جنگ پر جرمنی کے خلاف لڑ رہے تھے گذشتہ کئی دنوں سے گم ہیں۔ ممکن ہے جرمن میں وہ جنگی قیدی بنا لئے گئے ہوں مگر ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔

لنڈن ۲۲ جون سرکاری حلقوں میں کہا جا رہا ہے۔ کہ گو فرانسیسی کیبنٹ نے صلح کے عارضی سمجھوتہ پر دستخط کر دیئے ہیں۔ جس کے مطابق اب فرانسیسی فوجیں اپنے ملک میں دشمن کا مقابلہ چھوڑ دینگی۔ مگر فرانس کی نوآبادیات سے جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ نوآبادیات کی طرف سے اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ لڑائی کو جاری رکھا جائے۔ برطانوی گورنمنٹ اس بات کے لئے تیار ہے۔ کہ وہ فرانسیسی نوآبادیات کی گورنمنٹوں کو مالی مدد دے۔ تاکہ وہ لڑائی کو جاری رکھ سکیں۔

لنڈن ۲۳ جون۔ آج صبح برطانیہ کی جنگی وزارت کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں اڑھائی گھنٹہ تک فرانس اور جرمنی کے عارضی سمجھوتہ کی شرائط پر غور و خوض کیا گیا۔

لنڈن ۲۳ جون۔ کل جبوتی میں دو اطالوی جہازوں کو نیچے گرا لیا گیا۔ ایک جہاز کے آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ اور دوسرے کے چھ مارے گئے اطالوی ہوائی جہازوں کے حملوں سے بہت کم نقصان ہوا۔

شملہ ۲۳ جون ہندوستان کی نیشنل لبرل فیڈریشن نے آج ایک ریزولیوشن پاس کیا جس میں اس بات پر زور دیا گیا۔ کہ تمام صوبوں میں نیشنل گورنمنٹیں قائم کی جائیں۔ تاکہ وہ لڑائی میں مدد دے سکیں۔ ریزولیوشن میں حکومت سے یہ بھی درخواست کی گئی۔ کہ ہندوستان کے بچاؤ کے لئے ایک ایسا وزیر مقرر کیا جائے۔ جسے تمام لوگوں کا اعتماد حاصل ہو۔ یہ بھی درخواست کی۔ کہ اس کے کچھ نمائندگان کو حضور وائسرائے ہند شرف ملاقات بخشیں۔ تاکہ وہ ان تجاویز کو پیش کر سکیں۔ جو ملکی بچاؤ کے لئے اُن کے نزدیک ضروری ہیں۔

شملہ ۲۳ جون۔ ہندوستان کے لوگ لڑائی میں حکومت برطانیہ کو جو مدد دے رہے ہیں۔ اس میں اب روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ چنانچہ بنگال میں جنگی ہوائی جہازوں کی تیاری کے لئے ایک فنڈ کھولا گیا ہے جس میں گورنر بنگال نے خود بھی چندہ دیا۔ پیر صاحب مکھڈ نے اعلان کیا ہے کہ جب تک لڑائی جاری رہے گی۔ وہ اپنی جاگیر کی آمدنی اور معافی کا روپیہ لڑائی کے فنڈ میں دیتے رہیں گے۔ اس کے علاوہ انہوں نے کچھ نقد روپیہ بھی دیا ہے۔

کپورتھلہ ۲۳ جون مہاراجہ صاحب کپورتھلہ نے ریاست میں والنٹیر بھرتی کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ آپ نے توقع ظاہر کی ہے۔ کہ ریاست کے دوسرے شہروں میں بھی اس قسم کی بھرتی شروع کر دی جائے گی۔

پٹنہ ۲۳ جون۔ صوبہ بہار کے جنگی بورڈ کا پہلا جلسہ ۶ جولائی کو پٹنہ میں منعقد ہوگا۔ اس موقعہ پر کئی سب کمیٹیاں بنائی جائیں گی۔ اور شہری پہرے دار بھرتی کرنے کی سکیم پر عمل شروع کیا جائے گا۔

دہلی ۲۳ جون پنڈت جواہر لال نہرو نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کا تازہ ریزولیوشن دنیا کی موجودہ حالت کے مطابق ہے۔ چونکہ حالات روز بروز بدل رہے ہیں اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہم بھی اپنے حالات میں مناسب تبدیلی کرتے رہیں۔ کانگرس آج بھی عدم تشدد کو اپنا اصول تسلیم کرتی ہے۔ اگر گاندھی جی عدم تشدد کے معنوں کے سلسلہ میں کانگرس سے کوئی الگ رائے رکھتے ہیں۔ تو اس کے یہ معنے نہیں کہ کانگرس میں پھوٹ پڑ گئی ہے کانگرس ہر وقت گاندھی جی کی راہنمائی قبول کرنے کے لئے تیار ہے۔ مولنٰا ابوالکلام آزاد نے بھی کانگرس اور گاندھی جی کے تعلقات کے بارہ میں وہی کچھ کہا ہے۔ جو پنڈت نہرو نے کہا ہے۔

لنڈن ۲۳ جون۔ کل مسٹر چرچل وزیراعظم نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ چاہے کچھ ہو برطانیہ سمندر، خشکی اور ہوا میں اس وقت تک لڑائی جاری رکھے گا۔ جب تک دشمن کو شکست نہیں ہو جاتی۔ آپ نے ان فرانسیسیوں

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھپایا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی